کتاب نما

ادارہ

قرآنیات پر نئی کتابیں:

نام کتاب : حکمۃ القرآن

مصنف : الامام عبدالحمید الفراہیؒ

ناشر : الدائرۃ الحمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ

سن اشاعت: ۲۰۰۷ء،

صفحات : ۱۲۰، (قیمت مذکور نہیں)

مولانا فراہیؒ کے تفکر و تدبر اور تصنیف و تالیف کا اصل موضوع قرآن مجید اور علوم قرآن تھے۔ ساتھ ہی ساتھ ان کے سامنے اسلامی علوم کی اصلاح اور تشکیل جدید کا ایک وسیع منصوبہ تھا بالخصوص وہ علوم جو فہم قرآن کی راہ میں کسی درجہ میں بھی معاون و مددگار ہوسکتے تھے۔ جن موضوعات اور عناوین پر وہ بنیادی نوعیت کا لٹریچر فراہم کرنا چاہتے تھے ان کی فہرست خاصی طویل ہے اور ان میں غیر معمولی نوعیت کا تنوع پایا جاتا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصنیفی سرمایہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ اس سے ان کی وسعت علم اور مختلف علوم پر ان کی غیر معمولی گرفت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

خالص قرآنی موضوعات پر وہ جو اساسی لٹریچر فراہم کرنا چاہتے تھے ان کے سامنے اس کا ایک واضح منصوبہ تھا۔ یہ منصوبہ ۱۲ کتابوں کی تیاری پر مشتمل تھا۔ ان میں سے پانچ کتابیں ظاہر قرآن سے متعلق تھیں جن میں قرآن کریم کے الفاظ، اسالیب، اصول تاویل، جمع وتدوین اور نظم کے دلائل جیسے مہتم بالشان موضوعات شامل تھے۔ ان میں سے چار کتابیں: مفردات القرآن، اساليب القرآن، التكميل في اصول التاويل اور

دلائل النظام شائع ہوچکی ہیں اور اہل نظر سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ **مفردات القرآن** کا نیا ایڈیشن جس کی تحقیق وتہذیب معروف محقق ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی کے ہاتھوں انجام پائی ہے علم وتحقیق ایک معیار قائم کرتی ہے۔ اس سلسلہ کی صرف ایک کتاب **تاریخ القرآن** ابھی تک شائع نہیں ہوسکی ہے۔ یہ مولانا کی ان کتابوں میں شامل ہے جو تشنہ تکمیل رہ گئیں۔

دوسرے گروپ کی سات کتابیں جن میں مولانا قرآن مجید کے علوم و معارف اور اس کے اسرار وحکم سے بحث کرنا چاہتے تھے یہ تھیں: **حکمة القرآن، حجج القرآن، القائد الی عیون العقائد، الرائع فی اصول الشرائع ، احکام الاصول باحکام الرسول، اسباب النزول ، الرسوخ فی معرفة الناسخ والمنسوخ** ۔ان کتابوں میں سے اب تک صرف **القائد الی عیون العقائد** ہی شائع ہوسکی تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ اب مولانا کی ترتیب کے لحاظ سے اس سلسلہ کی پہلی کتاب **حکمة القرآن** شائع ہوچکی ہے اور اہل علم کی دسترس میں ہے۔ اس نہایت اہم کتاب کی اشاعت کے لئے اراکین دائرہ حمیدیہ قرآنی علوم کے طلبہ اور شائقین کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مولانا کی دوسری غیر مطبوعہ تصانیف کی اشاعت کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

یہ کتاب اس اہم موضوع پر مولانا کے تین ناتمام مسودات کا مجموعہ ہے۔ اسی موضوع کے بعض دوسرے پہلوؤں پر جو الگ سے بحث ونظر کے متقاضی تھے مولانا ایک اور مستقل کتاب لکھنا چاہتے تھے۔ اس کی ابتداء میں انھوں نے یہ عنوان قائم کیا تھا "**فصل فی نظام الدیانة الاسلامیة وهو جزء من کتاب حکمة القرآن**"۔ چونکہ یہ مختصر اور ناتمام بحث بھی دراصل حکمت قرآن کے موضوع ہی سے متعلق ہے اس لئے بجا طور پر اسے بھی اس کتاب میں شامل کرلیا گیا ہے۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ مرحوم خالد مسعود صاحبؒ کے قلم سے ۱۹۹۵ء میں فاران فاؤنڈیشن لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ اس کتاب کے اس مسودہ پر مبنی ہے جو مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے پاس تھا۔ چنانچہ اصل متن سے پہلے اس کا اردو قالب اہل علم کو دستیاب ہو چکا تھا۔

کتاب کے ساتھ حکمت کی تعلیم بھی رسول اللہ ﷺ کے فرائض منصبی میں شامل ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ایک سے زیادہ مواقع پر پوری صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔ سورہ بقرہ (۱۵۱) میں ارشاد ہے:

کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلو علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب و الحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون.	جس طرح ہم نے تم میں ایک رسول بھیجا تم ہی میں سے، جو تمھیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا اور تمھیں کتاب وحکمت اور ان چیزوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

چنانچہ تلاوت کتاب، تزکیہ اور تعلیم کتاب وحکمت وہ بنیادی فرائض ہیں جن کی تکمیل کے لئے حضور نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے تھے اور جس کی دعا سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔ (البقرۃ: ۱۲۵)۔ رسول اللہ ﷺ کے فرائض منصبی کے بیان میں تعلیم حکمت کا جس طرح بار بار ذکر کیا گیا ہے اس کی روشنی میں حکمت کے قرآنی مفہوم کا سمجھنا نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔

علماء سلف کے درمیان حکمت کے قرآنی مفہوم کے تعین میں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ اور ان کے ساتھ علماء کی ایک جماعت نے حضور ﷺ کے فرائض منصبی میں شامل تعلیم حکمت سے مراد سنت لی ہے۔ ان کے خیال میں کتاب وحکمت کے ساتھ ساتھ ذکر کرنے سے یہ بات از خود نکلتی ہے کہ یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ چونکہ آپ کی اطاعت اور آپ کے احکام کی بجا آوری فرض ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ کی سنت ہی ایک ایسی چیز ہو سکتی ہے جس کا ذکر کتاب اللہ کے ساتھ کیا جائے۔ مولانا فراہی کو اس تعبیر سے اتفاق نہیں ہے۔ انھوں نے ان آیات کی روشنی میں جن میں کتاب وحکمت کے الفاظ آئے تو ایک ساتھ ہیں لیکن وہاں حکمت سے مراد سنت کو نہیں لیا جا سکتا (النساء: ۱۱۳؛ الاحزاب: ۳۴) امام شافعیؒ اور ان علماء سے اختلاف کیا ہے جو حکمت سے مراد سنت لیتے ہیں گو حدیث نہ صرف یہ کہ حکمت کی حامل ہوتی ہے بلکہ قرآنی حکمت کی وضاحت بھی کرتی ہے۔ حکمت کے اثرات سب سے پہلے دل میں بطور بصیرت وتوفیق ظاہر ہوتے ہیں۔ دل

جب اس کے فیضان سے منور ہو جاتا ہے تو اس کا انعکاس کلام میں ہوتا ہے اور معروف کی تعلیم دینا، منکر سے روکنا اور ہر حال میں صرف حق بات کہنا اس کا شیوہ بن جاتا ہے۔ پھر اس کا اظہار عمل میں ہوتا ہے اور وہ پاکیزہ اور اعلیٰ اخلاق کا پیکر بن جاتا ہے۔ اس طرح علم اور عمل میں کامل توافق پیدا ہو جاتا ہے۔

''مولانا فراہی کے نزدیک انسان کی دو بنیادی صفات اس کی قوت فکر اور قوت ارادہ ہیں۔ قوت فکر کے ذریعہ وہ ان نشانیوں سے استدلال کرسکتا ہے جن سے آفاق و انفس بھرے پڑے ہیں اور قوت ارادہ کی بدولت وہ خیر و سعادت کے کاموں کو اختیار کرتا ہے، حکمت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو غور و فکر کے ذریعہ حاصل ہونے والے علم اور ارادہ کی قوتوں میں موافقت پیدا کر لے۔ حکمت کا منبع انسان کے خارج میں نہیں بلکہ اس کی ذات کے اندر اور اس کی فطرت میں ہوتا ہے۔ اس لئے حکمت کے طالب کو اپنے نفس کی طرف رجوع کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حکمت کا تحمل یک بارگی نہیں ہوتا بلکہ بتدریج ہوتا ہے''۔

''مولانا فراہی دل کے خشوع کو وہ دروازہ قرار دیتے ہیں جس کے راستے حکمت دل میں داخل ہو کر اس کو زندگی بخشتی ہے۔ خشوع رکھنے والے شخص کو یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک مقصد کے تحت وجود میں آئی ہے۔ اس کو پیدا کرنے والا عادل اور پاکیزہ رب ہے۔ اس احساس سے آدمی کے اندر خشیت پیدا ہوتی ہے، وہ خلوت و جلوت میں حدود الٰہی کی پابندی اختیار کرتا ہے اور خواہشات نفس کی پیروی سے باز رہتا ہے۔ ان صفات سے اس کا قلب صاف اور حکمت کے نور سے مستیز ہونے کے لئے تیار رہتا ہے''۔

حصول حکمت کے لئے جو چیزیں نہایت اہم ہیں وہ ذکر الٰہی، تلاوت قرآن، اللہ کے بندوں پر شفقت اور ان کے لئے جذبہ ترحم ہیں۔ قرآن حکیم حکمت کا سب سے بڑا خزانہ اور اس کا اصل منبع ہے لیکن اس کے اندر حکمت کے موتی تلاش کرنے کے لئے غور و تدبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکمت نظم میں پوشیدہ ہے اور نظم تک رسائی کا وسیلہ اور ذریعہ بھی حکمت ہی ہے۔ حکمت کی روشنی کے بغیر آدمی نظم سے بُعد محسوس کرتا ہے اور اس کے انکار تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ اسی لئے ان کے نزدیک مسلمانوں کے ذمہ داروں کے لئے بالخصوص نظم سے واقفیت ضروری ہے۔